بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۵ رجب ۱۳۸۹ھ - ۸ اخاء ۱۳۴۸ہش - ۸ اکتوبر ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۳۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"یقین" ہی وہ پر ہیں جو انسان کو آسمان کی طرف اُڑاتے ہیں

اگر چاہتے ہو کہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو یقین کی راہوں کو ڈھونڈو

"کاش مَیں کس دف کے ساتھ اس کی منادی کروں کہ گناہ سے چھڑانا یقین کا کام ہے۔ جھوٹی فقیری اور مشیخت سے توبہ کرانا یقین کا کام ہے۔ خدا کو دکھلانا یقین کا کام ہے۔ وہ مذہب کچھ بھی نہیں اور گندہ ہے اور مُردار ہے اور ناپاک ہے اور جہنمی ہے اور خود جہنّم ہے جو یقین کے چشمہ تک نہیں پہنچا سکتا۔ زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے۔ اور وہ پر جو آسمان کی طرف اُڑاتے ہیں وہ یقین ہی ہے۔ کوشش کرو کہ اس خدا کو تم دیکھ لو جس کی طرف تم نے جانا ہے۔ اور وہ مرکب یقین ہے جو تمہیں خدا تک پہنچائے گا۔ کس قدر اس کی رفتار ہے کہ وہ روشنی جو سورج سے آتی ہے اور زمین پر پھیلتی ہے وہ بھی اس کی سُرعت رفتار کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔ اور اگر تمہیں اس منزل تک رسائی نہیں تو اُس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جائے؟ اس کا جواب کوئی مجھ سے سُنے یا نہ سُنے مگر مَیں یہی کہوں گا کہ اس یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان سے اُترتا ہے تو نئے سرے مُردوں کو قبروں میں سے نکالتا ہے۔

تم دیکھتے ہو کہ باوجود آنکھوں کے بینا ہونے کے تم آسمانی آفتاب کے محتاج ہو اسی طرح خدا شناسی کی بینائی محض اپنی اٹکلوں سے حاصل نہیں ہو سکتی وہ بھی ایک آفتاب کی محتاج ہے اور وہ آفتاب بھی آسمان پر سے اپنی روشنی زمین پر نازل کرتا ہے یعنی خدا کا کلام۔ کوئی معرفت خدا کے کلام کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔ خدا کا کلام بندہ اور خدا میں ایک وصلہ ہے۔ وہ اُترتا ہے اور خدا کا نُور اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جس پر وہ اپنے پورے کرشمہ اور پوری تجلّی اور پوری خدائی عظمت اور قدرت اور برہنہ کرشمہ کے ساتھ اُترتا ہے اس کو وہ آسمان پر لے جاتا ہے۔ غرض خدا تک پہنچنے کے لئے بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے اور کوئی سبیل نہیں"

(نزول المسیح صفحہ ۹۶)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۷ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت وسلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۷ اخاء۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی دائیں آنکھ میں موتیا اُتر آیا ہے جس کا آپریشن عنقریب لاہور میں ہونیوالا ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامیاب آپریشن کے بعد آپ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آنکھ میں بینائی پوری طرح عود کر آئے۔ آمین۔

● ربوہ — ۲۸ ستمبر ۱۹۶۹ء کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت مکرم محمد عیسیٰ صاحب مبلغِ سلسلہ ابن مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ کا نکاح مکرمہ مختارہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ بعوض دو ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

(عبد الشکور مبلغِ سلسلہ)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادتِ باسعادت

یہ خبر جماعت میں مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو ۲۳ تبوک ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۶۹ء دختر عطا فرمائی ہے نومولودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر سیّد میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام امۃ الاعلیٰ نصرت رکھا ہے۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ امِ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے مالا مال فرما کر دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن مجید اور اس کی قراءت

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن صفحہ ۷۵۲ جلد ۲)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے وہ بہتر ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

(۲)

عَنْ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ فَاَخَذَ بِيَدِيْ، فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ؟ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ"۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل فاتحۃ الکتاب صفحہ ۷۴۹ جلد ۲)

حضرت رافع بن معلیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ کیا میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآنِ مجید کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں۔ پھر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ جب ہم باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے قرآنِ کریم کی سب سے بڑی سورۃ مجھے سکھانے کے متعلق فرمایا تھا۔ اس پر آپؐ نے کہا یہ سورۃ الحمد ہے۔ یہ سبع مثانی ہے یعنی اس کی سات آیتیں بار بار نازل ہوئیں اور بار بار پڑھی جائیں گی۔ یہی وہ قرآنِ عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(۳)

عَنْ بَشِيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ صفحہ ۲۰۷ جلد ۱)

حضرت بشیر بن عبدالمنذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآنِ مجید خوش الحانی اور سنوار کر نہیں پڑھتا۔ اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(۴)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِقْرَاْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ "اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ" فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى جِئْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا" "قَالَ: "حَسْبُكَ الْاٰنَ" فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

(بخاری باب حسن الصوت بالقراءۃ صفحہ ۷۵۵ جلد ۲۔ صفحہ ۷۵۶ جلد ۲، مسلم صفحہ ۳۱۶ جلد ۱-۱)

حضرت ابنِ مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا قرآنِ مجید سناؤ۔ میں نے حیران ہو کر عرض کیا۔ حضورؐ میں آپؐ کو قرآن سناؤں؟ حالانکہ قرآن آپؐ پر نازل ہوا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ دوسرے سے قرآن مجید سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے تب میں نے سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا کہ "کیا حال ہو گا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر تجھے گواہ بنائیں گے"۔ آپؐ نے فرمایا بس کر دو۔ تلاوت ختم کر کے جب میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

(۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ"۔

(ترمذی فضائل القرآن باب من قرأ حرفاً صفحہ ۱۱۵ جلد ۲)

حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

سالانہ اجتماع انصار اللہ اور زعماء مجالس کی ذمہ داری

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع عنقریب منعقد ہو رہا ہے۔ زعماء انصار اللہ اپنی اپنی مجلس کے پورے ذمہ دار اور مرکز کے سامنے جوابدہ ہیں اجتماع میں جو دن باقی ہیں ان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیے۔ چندہ کے ہر بقایا دار سے بقایا وصول کر کے مرکز میں بھجوائیے۔ تاکہ آپ کی مجلس کا نام بقایا دار مجالس میں نہ ہو اس لئے ان چند دنوں میں پوری کوشش اور مستعدی سے وصولی کا کام کریں اور کسی رکن کو بقایا دار نہ رہنے دیں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گھر بیٹھے دنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکناف عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

خطبہ جمعہ

خالص عبادت کا چوتھا تقاضا یہ ہے کہ انسان نفس کے بُرے میلانات سے بچے اور ان کا قلع قمع کرے

نفس امّارہ کی آفات (مثلاً ظلم، حرص، حسد، بخل اور ریا) نمایاں طور پر اقتصادیات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

خالص عبادت کا پانچواں تقاضا یہ ہے کہ تمام احکام پر خالصًا للہ عمل کیا جائے

اسلام کا اقتصادی نظام یہ کہتا ہے کہ ہر شخص کو اپنی استعدادوں کو کمال تک پہنچانے کیلئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ اسے ملنی چاہئیں

از سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۱۱ر وفا ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۱ر جولائی ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم محمد یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیت کریمہ پڑھی

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

(البیّنہ آیۃ ۶)

اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اس سلسلہ خطبات میں میں اسلام کے اقتصادی نظام پر روشنی ڈال رہا ہوں اور میں بتا رہا ہوں کہ اسلام کے اقتصادی نظام سے تعلق رکھنے والے تمام احکام (اوامر و نواہی) اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کے لئے دیئے گئے ہیں۔ میں نے بتایا تھا کہ حقیقی اور خالص عبادت کے گیارہ تقاضے مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ میں بیان ہوئے ہیں۔

خالص عبادت کا چوتھا تقاضہ

یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی آفات کو سمجھے اور نفس امارہ کے بُرے اور گندے میلانوں کو سمجھ کر ان کا قلع قمع کرنے کی کوشش کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توحید کے بارے میں بحث کرتے ہوئے ہمیں بتلایا ہے کہ توحید چھ قسم کی ہوتی ہے۔ میں نے اس کا ذکر ذرا تفصیل سے پچھلے ایک خطبہ میں کیا تھا۔ میں نے بتایا تھا کہ ایک قسم کی توحید وہ ہے۔ جو انسان کے نفس کے حق کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور پھر آگے اس کی دو قسمیں ہیں ایک

حق نفس کے ساتھ تعلق رکھنے والی

توحید علمی اور دوسری حق نفس کے ساتھ تعلق رکھنے والی توحید عملی۔ حق نفس سے تعلق رکھنے والی توحید علمی یہ ہے کہ انسان نفس کی کمزوریوں اور نفس کے عیوب اور نفس کی آفات اور نفس کے رذائل کا علم رکھے اور حق نفس سے تعلق رکھنے والی توحید عملی یہ ہے کہ ان آفات نفس سے بچنے کی کوشش کرے، نفس امارہ کے مطالبوں سے مغلوب نہ ہو۔ بلکہ غالب ہو کر نفس لوامہ کی ہدایتوں کے تحت نفس مطمئنہ کی تلاش میں زندگی کے دن گزارے اور پھر اسے حاصل کرے۔ حق نفس سے تعلق رکھنے والی اس توحید کو ہم ورع یا زہد و تعبد کا نام بھی دیتے ہیں۔ یعنی ان آفات کو جاننا اور ان سے بچنے کی کوشش کرنا اور ان پر غالب آنا۔ نفس کی آفات کا بڑا گہرا تعلق اقتصادیات سے بھی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کر دیا جائے اور

نفس کی خواہشات کی پیروی

کی جائے تو ایک ایسا اقتصادی نظام قائم ہوتا ہے جو انسانیت کے لئے تباہ کن ثابت ہوتا اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کا موجب بنتا ہے

نفس کی پہلی آفت ظلم ہے۔ ظلم کے لغوی معنے یہ ہیں کہ اپنے نفس کے جو حقوق ہیں ان سے زائد طلب کرنا اور جو غیر کے حقوق ہیں ان کو روک لینا اور ادا نہ کرنا۔ یہ ہر دو کام یعنی دوسرے کی حق تلفی اور اپنے لئے حق سے زیادہ چاہنا اور حاصل کرنا یہ ظلم ہے کیونکہ یہ ہر دو وَضْعُ الشَّيْءِ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهٖ کے دائرہ کے اندر آتے ہیں۔

اس ظلم کے نتیجہ میں

بہت سی اقتصادی برائیاں

پیدا ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نے ان کا وضاحت سے ذکر کرکے ان سے منع فرمایا ہے بلکہ اس کو لعنتی ذہنیت قرار دیا ہے۔ کہ انسان اپنا حق تو اصل حق سے زائد سمجھے اور دوسرے کے حق کو اس کے اصل حق سے کم سمجھے۔ اللہ تعالیٰ سورۂ یٰسین میں فرماتا ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ (آیت ۴۸)

فرمایا کہ دنیا میں بعض لوگ

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری

یعنی کفرانِ نعمت کرنے والے ہوتے ہیں۔ جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی نعمتوں سے نوازا اور رزق عطا کیا ہے۔ اس رزق اور ان نعمتوں کو ان حقوق کے مطابق خرچ کرو جن کو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی حق قائم نہیں کیا۔ ہم خود حقوق کو قائم کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے حق کو قائم کرنا تھا تو محتاج اور اپنے حق سے محروم نظر آنے والوں میں سے اللہ تعالیٰ کسی کو بھی محتاج و محروم نہ رکھتا۔ وہ خود ان کے حقوق ادا کر دیتا۔

پس ایسے لوگ دوسروں کے حقوق کے متعلق اس اصل سے انکار کرتے ہیں کہ دنیا میں

تمام حقوق اللہ تعالیٰ ہی قائم کرتا ہے

اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسی ذات نہیں جو کسی کا حق قائم کرنے کی مجاز ہو۔ کیونکہ اس نے ہمیں پیدا کیا اور اسی نے ہمیں قوتیں اور استعدادیں عطا کیں اور پھر ان کی نشوونما کے سامان بھی پیدا کئے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی ہے جو پیدا کرتا ہے وہی ہر ایک کو بہتر جانتا اور وہی ہر ایک کے حق کو قائم کر سکتا ہے۔ کسی دوسرے کو تو نہ ان قوتوں اور استعدادوں کا علم ہے نہ کسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ مخلوق باری تعالیٰ کے حقوق کے متعلق کوئی فیصلہ کرے۔ مگر یہ ناشکرے لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اموال میں دوسروں کا کوئی حق نہیں ہے اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو عزت و اکرام کا ذریعہ نہیں سمجھتے۔ بلکہ

عزت و اکرام کی نشانی

اور علامت جانتے ہیں جیسا کہ سورہ فجر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ
وَ نَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَكْرَمَنِ (آیت ۱۶)

کہ جب اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے بعض کو آزمانا چاہتا ہے تو ایک خاص قسم کی ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر ڈال دیتا ہے اور اس آزمائش سے ان کے لئے

عزت اور وجاہت کے حصول کے سامان

پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انہیں نعمتوں سے نوازتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے کہ اگر تم اس رزق اور ان نعماء کو میری ان ہدایتوں کے مطابق خرچ کروگے تو میری نگاہ میں تم معزز بن جاؤ گے۔ بعض لوگ تو اس بات کو سمجھتے ہیں لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو اس راز کو سمجھتے ہی نہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ

رَبِّيْۤ اَكْرَمَنِ

یعنی میرے اندر کچھ اس قسم کی ذاتی خوبیاں ہیں کہ میرا رب بھی میری عزت و اکرام کرنے پر مجبور ہو گیا ہے حالانکہ ان کو یہ نعماء اس لئے دی گئی تھیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ان کو جائز طور پر خرچ کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزت و اکرام کو حاصل کریں۔ لیکن وہ اس بات کو سمجھتے نہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ یتیم کی عزت نہیں کرتے مسکین کے حقوق ادا نہیں کرتے اور جو مال انہیں ملتا ہے۔ نہ صرف وہ مال جسے وہ خود کماتے ہیں بلکہ وہ مال بھی جسے وہ ورثہ میں پاتے ہیں۔ جس کی کمائی میں ان کی کوشش کا کوئی دخل نہیں ہوتا اس سارے مال اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ باقی نعمتوں کا بھی غلط استعمال کرتے ہوئے اسے وہ عیش و عشرت میں اڑا دیتے ہیں۔ وہ

مال سے انتہائی محبت کرتے ہیں

اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ اس کی پرستش شروع کر دیتے ہیں اور اس مال کی خاطر اللہ تعالیٰ کو ٹھکرا دیتے ہیں اور دنیا کی اس عارضی لذت کی خاطر ابدی طور پر عزت کی نگاہ سے دیکھے جانے کے شرف سے خود کو محروم کر لیتے ہیں۔ حالانکہ جب اللہ تعالیٰ کی عزت کی نگاہ انسان پر پڑ جاتی ہے تو انسان ہر قسم کی مسرتوں کا وارث بن جاتا ہے۔

پس نفس کی پہلی اور بنیادی آفت یہ ظلم ہی ہے۔ گو باقی آفاتِ نفس بھی ظلم ہی کی مختلف شکلیں ہیں۔ ان شکلوں کو ہم نے مختلف نام دیئے ہیں۔ کیونکہ ہر آفت کا تعلق یا تو اپنے حق سے زائد لینے یا حق سے کم دینے سے ہے۔

نفس کی دوسری آفت حرص یعنی لالچ ہے

مثلاً مال سے بہت زیادہ محبت کرنا۔ سورہ فجر کی مذکورہ بالا آیت کے بعد اس سورۃ کے آخر میں بھی اس کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا (آیت ۲۱)

اس خصلتِ رذیلہ کے نتیجہ میں اقتصادی دنیا میں دو زبردست اور ہلاکت کی طرف لے جانے والی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ انسان مال کے لالچ کے نتیجہ میں احتکار کرتا ہے۔ یعنی اس کے پاس جو اشیاء اور اموال فروخت کے لئے ہوتے ہیں وہ ان لوگوں کو جنہیں ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ قیمتاً بھی نہیں دیتا۔ بلکہ ان کو روکے رکھتا ہے۔ اور اس طرح مخلوقِ خدا کو تکلیف میں ڈالتا ہے۔ حالانکہ ان لوگوں کا یہ حق خدا تعالیٰ نے قائم کیا تھا۔ کہ اس سامان کو جو اللہ تعالیٰ نے اس وقت پیدا کیا۔ اس میں سے اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے خریدیں۔ لیکن یہ شخص لوگوں کو ان کی ضرورت کے وقت خریدنے کے حق سے ان کو محروم کر دیتا ہے۔ اور مال کو روک رکھتا ہے اور اس سے اس کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ اور یہ لالچ کارفرما ہوتا ہے کہ اس طرح محدود و معین دائرہ میں قحط کے آثار پیدا ہوں گے اور وہ زیادہ قیمت پر مال کو بیچ کر فائدہ اٹھائے گا۔ اس طرح حرص کے نتیجہ میں وہ دوسرے کو اس کے حقِ خرید سے محروم کر دیتا ہے۔ اسلام نے اس سے سختی سے منع کیا ہے۔

دوسرے اس حرص اور لالچ کے نتیجہ میں ہمیں

اقتصادیات کے اندر ایک ظلم عظیم

نظر آ رہا ہے اور وہ سود ہے۔ کیونکہ اس سود کے نتیجہ میں آج دنیا کی جو شکل عملاً ہمیں نظر آ رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسانوں میں سے ایک چھوٹے سے گروہ کے پاس دنیا کے سونے اور چاندی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے۔

سود سے اقتصادی غلامی پیدا ہوتی ہے اور اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے نظام کو جاری کیا ہے۔ جس طرح سود بنی نوع انسان کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کا ایک عظیم منصوبہ ہے۔ اسی طرح نظامِ زکوٰۃ اس اقتصادی غلامی کی زنجیروں کو کاٹنے کا ایک عظیم حربہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے نفس کی اس آفت سے بھی انسان کو

اسلام کے اقتصادی نظام کے ذریعہ

بچایا ہے۔ کیونکہ فرمایا ہے احتکار نہیں کرنا، سود نہیں لینا، بلکہ اس کے مقابلہ میں زکوٰۃ کو ادا کرنا ہے تاکہ اس طرح لوگوں کے وہ حقوق ادا ہو جائیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ ویسے زکوٰۃ کے Institution (نظام) کے نتیجہ میں ہر فرد واحد کے اقتصادی حقوق پورے طور پر ادا نہیں ہو سکتے۔ تاہم بہت سے افراد کے اقتصادی حقوق ادا ہو جاتے ہیں۔ اور جو حقوق ادا نہیں ہوتے ان کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دوسرے احکام دیئے ہیں۔

نفس کی تیسری آفت حسد ہے

اور اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ تمنا اور خواہش رکھنا کہ وہ شخص جو کسی نعمت کا مستحق ہے اس سے وہ نعمت چھن جائے۔ اور اس کے لئے کوشش بھی کرنا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی تفصیل سے یہ ہدایت دی ہے کہ حسد نہیں کرنا اور تاکیداً فرمایا ہے کہ جن لوگوں کے پاس میری نعمتوں سے تمہیں کچھ نظر آتا ہے۔ اور میں نے ان کا یہ حق قائم کیا ہو کہ یہ نعمتیں ان کے پاس رہیں۔ کیونکہ وہ ان کا استحقاق رکھتے ہیں۔ ان کے متعلق تمہارے دل میں کبھی یہ خیال پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا جو حق قائم کیا ہے اس سے وہ محروم ہو جائیں۔ اور نہ ہی اس کے لئے تمہیں کبھی کوشش کرنی چاہیئے۔

نفس کی چوتھی آفت

جو اقتصادیات پر بڑا گہرا اثر ڈالتی ہے وہ بخل کی آفت ہے۔ بخل کے معنے بھی حق کو ادا نہ کرنے کے ہیں۔ کیونکہ بخل یہ ہے کہ کسی چیز کو دوسرے کو دینے سے روکے رکھنا جس کے روکے رکھنے کا اسے کوئی حق نہ تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ زید کا بکر پر اللہ تعالیٰ نے ایک حق قائم کیا تھا اور بکر یہ حق ادا کرنے سے گریز کرتا ہے اس کو بُخل کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ بُخل کی آفت فخر و مباہات کے منبع سے سر ابھارتی ہے۔ اور بُخل سے پرہیز کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ فخر و مباہات سے اجتناب کیا جائے۔

پس بُخل کے معنے یہ ہوئے کسی کا حق تھا اور یہ حق کسی دوسرے پر تھا لیکن جس پر حق تھا وہ یہ حق حق دار کو ادا نہیں کر رہا۔ اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران میں فرماتا ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (آیت ۱۸۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخیل کے لئے اس کا بخل اچھے نتائج پیدا نہیں کرے گا۔ یہ اس کے لئے خیر کا موجب نہیں ہوگا۔ بعض قومیں بڑی بخیل ہیں اگر آپ ان کی تاریخ پر نگاہ ڈالیں کہ وہ اپنے تاریخی ادوار میں اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی لعنتوں کی وارث بنتی رہی ہیں۔ خیر کی وارث کبھی نہیں بنیں۔ کیونکہ فرمایا ہے بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ

اس بخل کا نتیجہ خیر ہو ہی نہیں سکتا

بلکہ ان کی بعض دنیوی ترقیات کے لئے، ان کے ذہنی نشوونما کے لئے۔ ان کی اخلاقی ترقیات کے لئے اور ان کی روحانی ترقیات کے لئے بُرا نتیجہ نکلے گا۔ اور پھر اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو نیک قوتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں۔ وہ اس رنگ میں اپنے نشوونما کے کمال کو نہیں پہنچ سکیں گی کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ بلکہ ان کا یہ بخل اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت کا موجب بنے گا۔ اور انہوں نے بخل کی وجہ سے دوسروں کے حقوق ادا نہ کرکے جو اموال یا سونا اور چاندی وغیرہ جمع کئے ہیں۔ وہ ان کے کسی کام نہیں آئیں گے۔ وہ ان کے

گلے کا طوق بنا دیئے جائیں گے۔

اگرچہ ایسا اس دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ ان کی اس تباہی کا فیصلہ کریگا۔ تاہم اس دنیا میں بھی بعض قوموں کی تباہی کا وقت قریب آ رہا ہے۔ اور یا جماعت کی ترقی کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ

آسمانوں اور زمین کی میراث

اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ تمہارا کوئی حق اس پر نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے اور جو حقیقی مالک ہو یہ اسی کا کام ہے کہ وہ بتائے کہ جو اس کی چیزیں ہیں وہ کس کو کس رنگ اور کس طریق سے پہنچنی چاہئیں۔ بعض دفعہ وہ خود ایسا انتظام کرتا ہے کہ حق دار کو اس کا حق مل جاتا ہے۔ یا بعض دفعہ پورا نہیں تو ایک حد تک حق دار کو اس کا حق مل جاتا ہے۔ یعنی کلی طور پر اپنے حقوق کے لئے وہ محروم نہیں رہتا۔ لیکن بعض دفعہ اللہ تعالیٰ لوگوں کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے لئے ایسے سامان پیدا کرتا ہے۔ کہ حق تو زید کا ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ بکر کو دے دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اے بکر! یہ تیرا حق نہیں۔ یہ تو میں نے تیری ترقی کے سامان پیدا کئے ہیں کہ تو جس کا حق ہے اسے پہنچا دے۔ جو چیز تیری نہیں تھی۔ جو چیز کسی دوسرے کی تھی اگر میرے کہنے پر

میری رضا کے حصول کے لئے

بخل سے بچتے ہوئے تو یہ چیز اس کے حق دار کو پہنچا دے گا۔ تو تیرا اس میں کوئی نقصان نہیں کیونکہ درحقیقت یہ چیز تیری تھی ہی نہیں۔ البتہ اس میں تیرے لئے بہت فائدہ ہے۔ کیونکہ اس طرح تم میری رضا کو۔ تم میری محبت کو تم میرے پیار کو اور ہر اس خیر کو جس کا منبع میں ہوں۔ اور ہر اس فیض کو جس کا سرچشمہ میں ہوں پا لوگے۔

بخل کے نتیجہ میں

انسانی فطرت اس طرف بھی مائل ہو جاتی ہے کہ جب انسان ماپ اور تول والی چیزوں کو لینے لگتا ہے۔ تو زیادہ لیتا ہے۔ یعنی دوسرے کے حق کو چھیننے کی کوشش کرتا ہے اور جب اسے کوئی چیز دینے لگتا ہے تو کم تول کر یعنی کم اور چھوٹے پیمانے سے اس کو ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ انعام میں ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ (آیت ۱۵۳)

کہ ماپ اور تول کو تم حق و انصاف کے ترازو پر تولا کرو۔ اس میں صرف کیل اور میزان ہی نہیں بلکہ معنی کے لحاظ سے ہر ایک چیز کا پیمانہ مراد ہے۔ مثلاً باہمی معاہدات ہوتے ہیں کہ اس قسم کی چیز دینی لینی ہے جیسے مثلاً روٹی ہے تو اس قسم کی روٹی ہو۔ گندم ہے تو اس قسم کی گندم ہو۔ ویسے اب گندم کی بھی بہت سی قسمیں نکل آئی ہیں۔ تاہم لین دین میں اس معاہدہ کی اصل روح کو مدِّ نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قومیں جو اپنے عہد و پیمان کو انصاف سے پورا کرنے والی نہیں ہوتیں وہ اقتصادی لحاظ سے کبھی نہیں اُبھریں۔

قرآن کریم میں یہ بھی آتا ہے کہ کچھ ایسے لوگ ہیں کہ

اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ

(سورۃ المطففین آیت ۴)

کہ جب تول کر دیتے ہیں یا وزن کرتے ہیں یا پیمائش کرتے ہیں یا ایک معیار مقرر کرتے ہیں تو اس معیار پر پورے نہیں اُترتے۔ مثلاً ہاکی ایک کھیلنے کی چیز ہے۔ بچے اس مثال کو سمجھ جائیں گے۔ اگر کسی کالج نے درجنوں کے حساب سے ہاکیاں خریدنی ہیں اور دُکان دار ایک معیاری ہاکی اُنہیں دکھاتا ہے لیکن اگر بعد میں وہ اس معیار کی ہاکیاں نہ دے تو یہ چیز بھی اسی آیت کے نیچے آجاتی ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اقتصادی نظام کو ایسا بنایا ہے کہ بُخل اس میں کوئی مفسدانہ کھیل کھیل ہی نہیں سکتا۔ بلکہ بُخل کے نتیجہ میں جو مختلف شکلوں کی حق تلفی ہو سکتی تھی۔ اسلام کے اقتصادی نظام میں اس حق تلفی کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔

نفس کی پانچویں آفت ریا ہے

یعنی دکھاوے نمائش کے لئے کام کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے جو اقتصادی اصول وضع کئے ہیں ان میں ریا اور نمائش کی بھی کوئی جگہ نہیں ہے۔ جو لوگ ریا سے کام لیتے اور نمائش یعنی دکھاوے کے لئے کام کرتے ہیں وہ اپنے اصل حقوق سے زیادہ خرچ کر رہے ہوتے ہیں یا زیادہ حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ کسی فردِ واحد کی قوتوں اور استعدادوں کی صحیح اور کامل نشوونما کے لئے ریا اور نمائش کی ضرورت نہیں ہے۔ عقل بھی اِس بات کو تسلیم نہیں کرتی اور مذہبِ اسلام بھی اس بات کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور ہر وہ چیز جس کی کسی فردِ واحد یا خاندان یا قوم یا اقوام کی قوتوں اور استعدادوں کی صحیح اور کامل نشوونما کے لئے ضرورت نہ ہو اس کی اسلام کے اقتصادی نظام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

قرآنِ کریم میں نمائش کرنے والوں اور دکھاوے کے طور پر کام کرنے والوں کا بھی ذکر موجود ہے اور پھر اُن پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی اظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ اِنہی لوگوں کے متعلق فرماتا ہے

اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا (البلد آیت ۷)

کہ ایسا انسان کہے گا کہ میں نے ڈھیروں ڈھیر مال خرچ کر دیا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا ہے کہ مال خرچ کرنا فی نفسہٖ کوئی نیکی نہیں ہے حق کی ادائیگی میں مال خرچ کرنا نیکی ہے کسی کو کوئی چیز دینا نیکی نہیں ہے بلکہ کسی کا اصل حق ادا کرنا نیکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے

کہ اگر کسی کا مال اس لئے خرچ ہوا ہے کہ اس طرح بعض لوگوں کے حقوق ادا ہو جائیں تو یہ ایک نیکی کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس طرح تم میری رضا کے وارث بن جاؤ گے۔ لیکن اگر تمہارا خرچ اس وجہ سے نہیں اپنے مال کو تم اس مقصد اور اس غرض کے لئے خرچ نہیں کرتے بلکہ تم مال کو محض نمائش اور دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہو جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ میرے پاس بڑا مال ہے اور اس بات کو نظر انداز کر جاتے ہو کہ تمہارے پاس جو مال ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کے حقوق قائم کئے ہیں۔ اور تجھے وہ مال اِس لئے دیا گیا ہے کہ تُو دوسروں کے ان حقوق کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنے لیکن تُو اس چیز کو بھول جاتا ہے اور بڑے فخر سے کہتا ہے کہ مَیں نے نمائش کے طور پر بے تحاشہ مال خرچ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض بیوقوف اور بصارت اور بصیرت سے محروم شاید اس کے نتیجہ میں تیری تعریف بھی کر دیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تعریفی نگاہ تجھ پر نہیں پڑ سکتی اور نہ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے تجھ سے عزّت و احترام کا سلوک کر سکتے ہیں۔

اس آیت کے آگے جو آیات ہیں اُن میں دو اصولی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

حق کی ادائیگی دو طرح کی ہوتی ہے

ایک غلامی سے چھڑانے کے لئے اور دوسری غربت کو دور کرنے کے لئے۔ ان ہر دو کا اِس حق کی ادائیگی سے تعلق ہے۔ غلامی سے صرف وہی غلامی مراد نہیں جو ایک وقت تک بڑی بھیانک شکل میں دُنیا میں رائج رہی ہے۔ اور اب بھی نیم ظاہری شکل میں غلاموں کی نسلیں امریکہ میں ہمیں نظر آتی ہیں۔ غلامی کا طوق بظاہر ان کی گردن میں نہیں ہوتا۔ لیکن دُنیا کا کوئی عقلمند اور خدا ترس انسان ان کو آزاد بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ مختلف قوانین میں، مختلف روایات میں جکڑے ہوئے ہیں مختلف نفرتوں مختلف حقارتوں اور مختلف حق تلفیوں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

ایک اور غلامی بھی ہے

جو اگرچہ اس طرح کی غلامی تو نہیں لیکن وہ غلامی ضرور ہے کیونکہ ہر وہ شخص جو ایک ایسے ماحول میں پرورش پا رہا ہے کہ مال کے علاوہ جو اسکے دوسرے حقوق ہیں وہ اُسے نہیں مل رہے وہ بھی تو غلام ہے۔ وہ بھی جکڑا ہوا اور قید ہے۔ وہ آزاد نہیں۔ کیونکہ وہ اس چیز میں آزاد نہیں کہ وہ اپنی قوتوں اور استعدادوں کے مطابق صحیح نشوونما پا سکے۔ اس لئے وہ غلام ہی ہے خواہ دُنیا اس کو غلام سمجھے اور اس کی غلامی کی زنجیروں کو کاٹنے کی کوشش کرے اور خواہ دُنیا اس کو غلام نہ سمجھے اور اس کی غلامی کی زنجیروں میں اُسے جکڑا رکھنے کی کوشش کرے۔ بہرحال اس کی غلامی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت اچھا ذہن دیا ہے لیکن اس کا ماحول اس کے ذہن کی کما حقہٗ نشوونما نہیں ہونے دیتا۔ وہ تو درحقیقت غلام ہی ہے۔ اس کے ہاتھ تو بندھے ہوئے ہی ہیں۔ وہ باوجود احساس رکھنے کے اپنی قوتوں کی نشوونما نہیں کر سکتا اور بعض دفعہ وہ اپنی غلامی کا احساس ہی نہیں رکھتا۔ چنانچہ فرانس کے

ایک سیاسی مفکر نے شاید اسی حقیقت کے پیشِ نظر ایک جگہ لکھا ہے۔

"A Slave is to be forced to be free"

یعنی ایک غلام کو زبردستی آزاد بنانا پڑے گا کیونکہ اُسے اپنی غلامی کا احساس نہیں۔ اس مفکر کی منطق اور فلسفہ کے بعض حصوں سے تو اسلام اختلاف رکھتا ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ بعض دفعہ غلام کو اپنی غلامی کا احساس تک نہیں ہوتا۔ اسلام نے پہلے اُسے غلامی کا احساس دلایا ہے۔ پھر اس کی آزادی کے لئے ہر قسم کے سامان پیدا کئے ہیں۔ غرض اللہ تعالےٰ نے سورۃ بلد کی ان آیات میں فرمایا ہے کہ مال کو ڈھیروں خرچ کر دینا کوئی خوبی نہیں ہے۔ خوبی یہ ہے کہ اموال کو اس رنگ میں خرچ کیا جائے

کہ دنیا سے ہر قسم کی غلامی مٹ جائے

وہ غلامی بھی جو ایک بھیانک شکل میں نظر آتی ہے اور وہ غلامی بھی جو بہت سی آنکھوں سے پوشیدہ رہتی ہے اور بعض دفعہ اُس غلام کی آنکھ سے بھی پوشیدہ رہتی ہے اور اُسے اپنی غلامی کا خیال ہی نہیں ہوتا۔ لیکن ہر قسم کی غلامی دور ہونی چاہیئے اس معنی میں کہ ہر آدمی اس بات میں آزاد ہو کہ وہ اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ حدود کے اندر اپنی استعدادوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچا دے۔ پس اللہ تعالےٰ نے رزق کی تقسیم میں عزت و احترام کے حصول کا سامان رکھدیا ہے یعنی ایک شخص کو مال دے دیا ہے۔ سارے مال پر جس کا حق نہیں اور دوسرے کو پورا دراست نہیں دیا جس کے حق کو اس نے قائم کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے لوگوں سے کہا کہ جن کو میں نے ان کے نفس کے حقوق سے زائد (یعنی ہر ایک کے نفس کے بھی تو کچھ حقوق ہیں) دیا ہے۔ وہ ان کا نہیں ہے۔ میرے کہنے پر میری ہدایت پر عمل کرتے ہوئے میری رضا کے حصول کے لئے میری محبت کو پانے کے لئے اس زائد مال کو ان لوگوں کو دے دو جن کے حقوق کو میں نے اسلامی شریعت میں قائم کیا ہے کیونکہ اس طرح تم میری نگاہ میں عزت کو حاصل کرلوگے۔

پس ہر قسم کی غربت کو دور کرنے اور ہر قسم کی غلامی سے انسان کو چھڑانے کے لئے تھوڑا یا بہت مال حق کی ادائیگی میں خرچ کئے جانے کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ اسلام میں اس کو اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں تم میری رضا کو حاصل کرسکوگے۔ لیکن اگر یہ دو مقاصد مدِنظر نہ ہوں حق کی ادائیگی سامنے نہ ہو بلکہ صرف یہ خیال ہو کہ اگر میں نمائش کے طور پر مال کو خرچ کرونگا تو دُنیا میں میری واہ واہ ہوگی اور دنیا کی بصارت و بصیرت سے محروم آنکھ مجھے غلط قسم کی عزت دے دیگی تو یاد رکھنا چاہیئے کہ نمائش کی غرض سے مال کے خرچ کرنے کے نتیجہ میں انسان کو کبھی اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل نہیں ہوسکتی۔

اسی طرح

نفس کی اور بہت سی آفات ہیں

جن کا اثر بالواسطہ یا بلاواسطہ اسلام کے اقتصادی نظام پر پڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے نفس کی ہر آفت کا ذکر قرآنی تعلیم میں کیا ہے اور اس سے بچنے کا حکم بھی دیا ہے اور ساتھ ہی اس سے بچنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ قرآن کے تمام نواہی یعنی یہ نہیں کرنا۔ یہ نہیں کرنا وغیرہ کا تعلق اسی سے ہے ان آفاتِ نفس کا تعلق چونکہ انسانی زندگی کے ساتھ ہے اور چونکہ اقتصادیات بھی انسانی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اسلئے اقتصادیات سے بھی ہے چند موٹی موٹی آفاتِ نفس اور نفسِ امارہ کے میلان جو نمایاں طور پر اقتصادیات پر اثر انداز ہوتے ہیں اُن کا میں نے اِس وقت ذکر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ

اسلام کا قائم کردہ اقتصادی نظام

سرمایہ داری یا اشتراکیت کے قائم کردہ اقتصادی نظام سے بہت مختلف ہے اللہ تعالےٰ نے "مخلصین لہ الدین" میں خالص اور حقیقی عبادت کا پانچواں تقاضا یہ بتایا تھا کہ احکام یعنی اوامر و نواہی خالصۃً للہ ہوں اوامر کی پیروی کی جائے اور نواہی سے بچا جائے۔ دراصل آفاتِ نفس سے بچنا اور اللہ تعالےٰ کے اخلاق کا رنگ اپنے اوپر چڑھانا جو اللہ تعالےٰ کی خالص عبادت کا تیسرا تقاضا تھا ممکن نہیں یعنی یہ دونوں تقاضے پورے نہیں ہو سکتے جب تک اللہ تعالےٰ کا حکم جاری نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ نے جس بات کا حکم دیا ہے وہ کی جائے اور جس بات سے روکا ہے وہ بات نہ کی جائے اور اقتصادیات میں بھی (مثلاً ابھی میں نے پانچ آفتوں کا ذکر کیا ہے) ان آفتوں سے اسی صورت میں بچا جا سکتا ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کے احکام کی پیروی کرے اگر اللہ تعالےٰ کے احکام کی پیروی کی جائے اور دین کے تمام تقاضوں کو پورا کیا جائے تو دنیا میں ایک حسین اقتصادی نظام قائم ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ میں بھی بتایا تھا

اسلام کا یہ دعویٰ ہے

کہ جس قسم کے اقتصادی نظام کو وہ قائم کرنا چاہتا ہے وہ ہر اس اقتصادی نظام سے اعلیٰ اور برتر ہے جسے کوئی انسان یا کوئی قوم یا ساری اقوام مل کر بھی دنیا میں قائم کرنا چاہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اقتصادی نظام میں جہاں تک مستحقین یا محرومین کی جن کو حقوق نہیں مل رہے ضرورتیں پوری کرنے کا سوال ہے۔ اسلام کسی کی ضرورت کے پورا کرنے کے سوال کو اٹھاتا ہی نہیں بلکہ ہر ایک کے حق کو ادا کرنے کا سوال اٹھاتا ہے۔ ان دونوں میں حقیقتاً بڑا فرق ہے۔ جو آدمی ضرورت پوری کروانا چاہتا ہے وہ

فقیر بن جاتا ہے

جیسا کہ آپ نے سفر کرتے ہوئے دیکھا ہوگا کہ جب کسی جگہ بس یا کار یا ریل ٹھہرتی ہے تو بھیک منگا سامنے آجاتا ہے اور کہتا ہے میں صبح سے بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کو دو۔ ضرورت اس نے پیش کی بھیک منگا بن گیا نا! پس باقی سارے نظاموں نے محروم کو فقیر اور بھیک منگا بنا دیا ہے پھر

دوسری بات

یہ بھی ہے کہ ان نظاموں نے ضرورت کا نام بھی لیا مگر

اس کی تعریف نہیں کی۔ اس کی وضاحت نہیں کی کہ ضرورت سے کیا مراد ہے اللہ تعالیٰ نے اس اقتصادی نظام میں جسے وہ قائم کرنا چاہتا ہے ضرورت کی بجائے حق کے تصور کو پیش کیا ہے یعنی ہر فرد واحد کے جو حقوق ہیں وہ ادا ہونے چاہئیں جس نظام میں ہر ایک کے حقوق ادا نہیں ہوتے وہ نظام درحقیقت غاصب ہے۔ کیونکہ کسی کی صرف ضرورت کا ذکر کر کے اس کے سارے حقوق کو پورا نہ کرنا دراصل اسے محتاج اور فقیر اور بھیک منگا بنانے کے مترادف ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام کے اقتصادی نظام نے نہ صرف ضرورت کو تسلیم کیا ہے بلکہ ہر شخص کے اصل حق پر زور دیا ہے۔ اور

ضرورت کی بڑی لطیف تعریف

کی ہے اور کسی نظام نے ایسی تعریف نہیں کی۔ اسلام کے اقتصادی نظام میں ضرورت سے مراد یہ ہے کہ ہر فرد واحد کے جو حقوق ہیں وہ ادا ہونے چاہئیں۔ اگر وہ ادا نہیں ہوتے تو وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہے اس کے غضب کے نیچے ہیں۔ کیونکہ اُن کے اموال میں اللہ تعالیٰ نے دوسروں کا حق رکھا تھا جسے وہ ادا نہیں کر رہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ہر انسان کو جو قوت اور استعداد بخشی ہے اس کی نشو ونما کو اس کے کمال تک پہنچانے کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے وہ اس کا حق ہے۔ عام اقتصادی نظاموں میں کہا جاتا ہے کہ جو ضروریات زندگی ہیں وہ دے دو۔ اسلام کہتا ہے کہ نہیں اس سے کام نہیں چلے گا۔ دوسرے نظام جب دینے پر راضی ہوتے ہیں تو کم سے کم دینے پر راضی ہوتے ہیں۔ اسلام کا اقتصادی نظام کہتا ہے کہ کم سے کم نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ دینا چاہیئے یعنی نشو ونما کو کمال تک پہنچانے کے لئے دینا ہے اور اس سے زیادہ کچھ اور ہو نہیں سکتا ورنہ اسراف ہو جائے گا۔ اور اسراف ایسی چیز ہے کہ اس کا حق خدا تعالیٰ نے قائم نہیں کیا۔

اسی طرح جو امیر ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ولنفسك عليك حقٌ" ہم تیرا حق بھی قائم کرتے ہیں کیونکہ

تیرے حق کی تعیین یہ ہے

کہ تیرے اور تیرے خاندان کے جو قویٰ ہیں۔ جو طاقتیں اور استعدادیں ہیں ان کو کمال تک پہنچانے کے لئے تمہیں جن چیزوں کی ضرورت ہے ہم تمہیں دیتے ہیں اور جو اس سے زائد ہے "اهلكت مالا لبدًا" کے اندر آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری عیاشیوں کے جو اخراجات ہیں وہ تمہارا حق نہیں۔ کیونکہ تمہاری قوت، قابلیت، طاقت اور استعداد کی نشو نما کے لئے اُن کی ضرورت نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے امیر کا جو حق تسلیم کیا ہے غریب اس سے چھین نہیں سکتا۔ جیسا کہ اشتراکیت نے ظلم کرتے ہوئے امراء سے اُن کا حق چھین لیا۔

پس اسلام کے اقتصادی نظام میں امیر کا بھی حق قائم کیا گیا ہے اور غریب کا بھی حق قائم کیا گیا ہے۔ مانگنے کو بُرا سمجھا اور اپنی بحث میں اس چیز کو نہیں لایا اور کہا ہے کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے

ہر شخص کا حق قائم کیا ہے

وہ حق اس کو ملنا چاہیئے۔ اگر افراد اس حق کو نہیں دیتے اگر وہ طوعی طور پر اس حق کو پورا نہیں کرتے تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ حق دار کو اس کے حقوق دلوائے۔ آگے اس کے لئے بڑی محنت اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے جس کا ذکر خود "الدین" میں بیان ہوا ہے۔ اس پر بحث انشاء اللہ بعد میں ہو جائے گی۔

امراء اضلاع اور مربیان سلسلہ احمدیہ خاص توجہ فرمائیں

امام وقت ایدہ اللہ بنصرہٖ کے مطالبہ پر فوری طور پر لبیک کہنے کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مطبوعہ روزنامہ الفضل مورخہ یکم اخاء (اکتوبر) میں فرمایا ہے:۔

"میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیتیں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں اور ان کے معانی بھی آنے چاہئیں، اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تفسیر بھی آنی چاہیئے اور پھر ہمیشہ دماغ میں وہ مستحضر بھی رہنی چاہیئے"

پھر حضور نے ساری جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"امید ہے کہ آپ میری روح کی گہرائی سے پیدا ہونے والے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان آیات کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں گے مرد بھی یاد کریں گے عورتیں بھی یاد کریں گی چھوٹے بڑے سب ان سترہ آیات کو ازبر کر لیں گے۔" (الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء)

قرآن مجید کی سورہ بقرہ کی یہ ابتدائی آیات مومنوں، کافروں، اور منافقوں کی خاص علامات بیان کرتی ہیں امراء کرام کو چاہیئے اور مربیان سلسلہ بھی اسے اپنا فرض سمجھیں کہ جملہ احمدی احباب مرد عورتیں اور بچے سب ان آیات کو حفظ کر لیں۔ اور ان کا مطلب سمجھیں۔ اس بارے انجی الحمد للہ کے بعد جملہ امراء اور مربیان سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) میں رپورٹ فرما کر ممنون فرمائیں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

مرکزی اجتماع انصار اللہ ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء (اکتوبر) میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے
قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اطفال الاحمدیہ لائل پور کی تربیتی کلاس

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ لائل پور کی آٹھ روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹ اخبوک سے شروع ہو کر ۲۶ اخبوک کو اختتام پذیر ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

تربیتی کلاس کا افتتاح مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ۱۹ اخبوک کو بعد نماز جمعہ فرمایا اختتامی خطاب اور تقسیم انعامات کے فرائض ۲۶ اخبوک کو مکرم قریشی افتخار علی صاحب نائب عیم اعلیٰ انصار اللہ نے انجام دئیے۔ اس کلاس کے دوران اطفال کے علمی معیار کو بلند کرنے کے لیے رموز قرآن کریم۔ ترتیل القرآن احادیث اخلاقی مسائل مسنون دعائیں اور عام دینی معلومات سکھانے پر زور دیا گیا۔ تربیتی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں اسلامی آداب سکھائے گئے اور حلقوں میں نماز تہجد باجماعت کا انتظام کیا گیا۔ نماز تہجد میں اسلام کی ترقی ملک کی سالمیت مسجد اقصیٰ کی واپسی و مظلوم کشمیری مسلمانوں کو خود مختاری ملنے کیلئے دعائیں مانگی گئیں۔

دوران کلاس اطفال کا طبی معائنہ کرایا گیا اتوار کے روز اطفال کے ورزشی مقابلے کرائے گئے۔ کبڈی رسہ کشی۔ ثابت قدمی کے مقابلے ہوئے کبڈی میں میاں محمود احمد نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ گراؤنڈ میں پانی ہونے کے باعث فٹ بال کا میچ نہ کھیلا جاسکا اطفال کو ماڈل سازی کی تربیت دی گئی اطفال میں مسنون دعاؤں احادیث اور عام دینی معلومات پر مشتمل تربیتی سرکلر چھاپ کر تقسیم کیا گیا۔ تربیتی کلاس کے دوران مورخہ ۲۵ اخبوک بروز جمعرات اطفال کا دینی معلومات و ذہانت کا امتحان لیا گیا جس میں آفتاب احمد عامر المنصور اور علیم احمد بالترتیب اول دوم سوم رہے۔ تربیتی کلاس میں اطفال کی حاضری ۴۳ سے ۶۲ تک رہی حلقہ جات میں سے دارالذکر مسجد فضل اور پیپلز کالونی کی حاضری نمایاں رہی۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ لائل پور شہر)

نمائش بر اجتماع اطفال الاحمدیہ

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کی خدمت میں پُر زور التماس ہے کہ نمائش بر اجتماع اطفال الاحمدیہ کو پُر کشش اور بہتر بنانے کے لئے ابھی سے دستکاری کے نمونہ جات اور چارٹس وغیرہ تیار کریں اور اجتماع کے موقعہ پر ہمراہ لائیں۔

جونسی مجلس بہتر اشیاء پیش کرنے میں اول ہو گی اس کو سند اور اطفال کو انعامات ملتے ہیں۔ انفرادی انعامات بھی دئے جائیں گے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

اکثر لجنات اماء اللہ کی طرف سے سالانہ رپورٹ کی صرف ایک کاپی موصول ہو رہی ہے۔ ان کی توجہ کے لئے یہ اعلان دوبارہ شائع کرایا جا رہا ہے کہ رپورٹ سالانہ کی دو دو کاپیاں ارسال فرمادیں۔ اب بھی جنہوں نے ایک کاپی بھجوائی ہے وہ دوسری نقل بھی بھجوادیں۔

(دفتر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیزم ممتاز حسین کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ دو دن سے بخار نے شدت اختیار کر لی ہے۔ احباب جماعت سے عزیزم موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے مؤدبانہ درخواست دعا ہے۔ (محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ)

۲۔ میری بچی چار پانچ دن سے بہت شدید بیمار ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔

(حبیب اللہ دفتر وکالت تبشیر ربوہ)

وہ شاہی کیا کرے گا جو گدائی کر نہیں سکتا

کہو کچھ بھی مگر میں ہمنوائی کر نہیں سکتا
کوئی انساں بشر ہو کر خدائی کر نہیں سکتا

سمٹنا بحر کا گر ایک قطرے میں ہے ناممکن
تو ذرہ عرش پہ فرماں روائی کر نہیں سکتا

کچھ ایسی امجد و اعلیٰ ہے ذاتِ بے نیاز اسکی
دل اسکے در پہ زعمِ پارسائی کر نہیں سکتا

قرابت تو بڑی شے ہے۔ پہنچکر اسکے در پر بھی
کوئی بھی ادّعائے آشنائی کر نہیں سکتا

سفینہ کھینے والے موج و طوفاں سے کنارا کیوں؟
کوئی ساحل پہ رہ کر ناخدائی کر نہیں سکتا

سرافرازی میرے نزدیک پھل ہے سرفروشی کا
وہ شاہی کیا کرے گا۔ جو گدائی کر نہیں سکتا

وہاں ہوں آجکل اختؔر میں اپنی خود شناسی میں
جہاں کوئی غرورِ دلربائی کر نہیں سکتا

(عبداللہ اختر ربوہ)

مدینہ منورہ کی یادیں

مدینہ کی مبارک اور مقدس ہی وہ بستی ہے
فلک سے بھی بہت رتبے میں اونچی جس کی پستی ہے

یہاں مدفون وہ اللہ کی محبوب ہستی ہے
کہ جس کو چاند اور تاروں پہ حاصل بالادستی ہے[1]

نگاہ مردِ مومن میں یہی اکسیرِ اعظم ہے
کروڑوں ہیں یہاں کی خاک مل جائے تو سستی ہے

محمد مصطفیٰ کے نقش پا کا یہ تبرک ہے
اسی کی دید کو ہر آنکھ دنیا کی ترستی ہے

یہاں وہ روضۂ اقدس ہے سرکارِ دو عالم کا
جہاں پر رات دن اللہ کی رحمت برستی ہے

غلامانِ محمد سر بکف ہیں آج بھی حافظ
دلِ مسلم میں اب بھی بادۂ یثرب کی مستی ہے

(حافظ سلیم احمد اتاوی ربوہ)

[1] معجزہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس -/۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس -/۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون ۲۵

وقف جدید کے چندے کے متعلق احمدی جماعتیں فوری توجہ فرماویں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاص ارشاد کے مطابق کمی فوری طور پر پوری کی جاوے

اب جبکہ وقف جدید کا سال ختم ہونے میں صرف ۲ تین ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے پاکستان کی تمام جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس نہایت ہی بابرکت تحریک میں والہانہ حصہ لیکر اپنے اپنے وعدوں کے مطابق ادائیگی فرماویں اور فوری طور پر اپنے اپنے وعدوں کے مطابق چندہ جات ادا فرماویں اکثر جماعتیں اپنے اپنے بجٹ کے مطابق ۳/۴ حصے تک ادائیگی کر چکی ہیں۔ لیکن مندرجہ ذیل جماعتیں ہمارے ریکارڈ کے مطابق ابھی بہت پیچھے ہیں۔ ان کے سیکرٹریان مال اور وقف جدید کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرما کر جلد از جلد یہ کمی پوری کر دیں

(۱) جماعت احمدیہ مظفرگڑھ شہر۔ ضلع مظفرگڑھ
(۲) " " " شہر سلطان "
(۳) " " " علی پور گھلواں "
(۴) " " " لیہ "
(۵) " " " چک ۹۲ T.D.A "
(۶) " " " چک ۲۷۵ T.D.A "
(۷) " " " ۳۶۸ T.D.A "
(۸) " " " کوٹ ادو "
(۹) " " " چک ۳۵۵ T.D.A "
(۱۰) " " " چک ۱۰۶-۱۱/M-L "
(۱۱) " " خیرے والا ضلع مظفرگڑھ
(۱۲) " " ملتان - ضلع ملتان
(۱۳) " " پیراں غائب "
(۱۴) " " خانیوال "
(۱۵) " " کھاد فیکٹری "
(۱۶) " " لودھراں "
(۱۷) جماعت احمدیہ ملی پور - ضلع ملتان
(۱۸) " " چک ۳۹۰ W.B "
(۱۹) " " جہانیاں "
(۲۰) " " " ہاڑی منڈی "
(۲۱) " " " چک ۱۹۰ W.B "
(۲۲) " " " میاں چنوں "
(۲۳) " " " چک ۱۲۰ 10-R "
(۲۴) " " " چک ۹۱ 10-R محمود آباد "
(۲۵) " " " میلسی "
(۲۶) " " نیل کوٹ چاہ بھاگو والا "
(۲۷) " " " چاہ شیخ پور گھنے والا "
(۲۸) " " چاہ کسووالا "
(۲۹) " " " دنیاپور "
(۳۰) " " " چاہ احمدیاں والا "
(۳۱) " " " چک ۱۳ ۸-۱۱ مخدوم پور "

(ناظم مال)

میرے ابا جی

الحاج حکیم نظام جان صاحب

اب کافی عمر رسیدہ ہو گئے ہیں اور اکثر ان کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی میں ہر قسم کے بار سے سبکدوش ہو جائیں۔ اس لئے دوستوں سے گذارش ہے کہ اگر اباجی نے کسی بھی دوست کی کوئی قلیل سے قلیل رقم بھی دینی ہو تو وہ مجھے مطلع کریں تا ان کو اس کی ادائیگی کر دی جائے۔

دوستوں سے التجا ہے کہ اگر وہ رقم ایک چھوٹے پیسے کے برابر بھی ہو تو ظاہر کرنے سے گریز نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنی زندگیوں میں اس قسم کے بار سے سبکدوش فرمائے۔ آمین

حاجی حکیم عبدالحمید مالک میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دوکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صرف کلاتھ، پرده کلاتھ، بیڈ شیٹ، بستر۔ فرشی دریاں۔ کھیس تولیے چادر وغیرہ تھوک و پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیکسٹائل ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائل پور

خادمہ کی ضرورت

ایک لیڈی ڈاکٹر کے لئے ایک خادمہ کی ضرورت ہے جو گھریلو کام کاج کر سکے اور چھوٹی بچی کو سنبھال سکے معقول تنخواہ۔ مفصل حالات۔ عمر وغیرہ سے اطلاع دیں۔ مقامی صدر کی سفارش بہتر ہوگی درخواست بنام ڈاکٹر عبدالغفور خاں گرال ۱۳ جہلم روڈ لاہور چھاؤنی

بواسیر کی حیرت انگیز دوا

"پائلز کیور" بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل سٹوروں سے دستیاب ہے تسلی کے لئے نمونہ کی خوراک مفت حاصل کریں۔
مکمل کورس -/۱۰ روپے ڈاک خرچ -/۱٫۵۰
سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
۵/۳ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
ڈاکٹر بدر احمد ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف دو روپے
(مینیجر)

مرغیوں کیلئے
خوراک حاصل کریں
بر مکان شیخ نذیر احمد ۱۵/۷ بی دارالرحمت وسطی

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

نام کیفیت	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	[illegible]	۹-۳۰	[illegible]	[illegible]	۸-۱۵	۹-۴۵	[illegible]	[illegible]	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-[illegible]
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۵-۰۰	۵-۵۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۸-۰۰	۹-۰۰	۱۰-۰۰	۱۱-۰۰	۱۲-۰۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۰۰	۴-۰۰	۵-۰۰	۷-۳۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۵-۴۰	۹-۱۵															
روانگی گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۳۰	۴-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔
(محمد علی ظفر ڈائریکٹر)

ہمیشہ پنجاب کا اعلیٰ سروس
پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(مینیجر)

حب اٹھرا امراض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ -/۲۰ روپے فی تولہ -/۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

شاہ ہومیو پیتھک سٹور ربوہ کی مجرّب دوائیں

بواسیر خونی و بادی کے لئے پائلز کیور ۵/-
کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے شفا بے بی ٹانک ۲/۵۰
گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لئے کڈنی اینڈ بلڈر لوشن ۵/-
پیٹ کے کرم ختم کرنے کے لئے ورمس کیور ۲/-
پائیوریا کے لئے (مکمل کورس) پائیوریا کیور ۴/-
خرچ ڈاک ۵۰/۔ تفصیلات اور فہرست ادویہ مفت

اکسیر اٹھرا

اٹھرا کے لئے مشہور دوا
قیمت مکمل کورس .... ۲۰ روپے

حب نور چشم
اولاد نرینہ کے لئے مشہور دوا
قیمت مکمل کورس .... ۲۵ روپے

النور دواخانہ گولبازار ربوہ

قرآن پاک کے
نمونوں کا
بے نظیر مجموعہ

ماہ رمضان کی آمد آمد ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اس مبارک مہینہ کی فضیلتوں سے فیض یاب ہوں گے۔ قرآن پاک اسی مبارک مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا۔ اسی مبارک مہینہ میں قرآن کی تلاوت دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتی ہے۔ تاج کمپنی لمیٹڈ نے ہمیشہ کی طرح اس سال بھی اپنے ہاں کے طبع شدہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت کر دی ہے۔ یہ رعایت ۱۵ ستمبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی۔

نمونوں کے صفحوں کا مجموعہ مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ ۔ ۴۳ ویسٹ ہاف سٹریٹ ۔ کراچی

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں
قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے
جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ ۶/- (منیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
منیجر
روزنامہ **الفضل** ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

ضروریات مرغی خانہ
مثلاً
بٹھانے والے انڈے
یک روزہ چوزے
پٹھیاں ۔ مرغیاں
خوراک ۔ ادویات وغیرہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے حاصل کریں
(منیجر)

قابل اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (منیجر)

غیر ممالک میں گئے ہوئے
یا
جانے والے احباب فوری توجہ فرمائیں

بیرونی ممالک سے آنے والے احباب کے لئے حکومت نے خاص اجازت دے رکھی ہے جس کی بدولت وہ پاکستان آتے ہوئے اپنے ساتھ ایئر کنڈیشنز، ریفریجریٹر، ریڈیو گرام، ٹیلی ویژن سیٹ اور اسی طرح دوسری اشیاء لا سکتے ہیں جن پر کوئی کسٹم اور ڈیوٹی نہیں لگتی۔ آپ اگر اس وقت بیرون ملک ہوں تو ہمیں لکھیں۔ ہم آپ کو نہ صرف ایسی چیزوں کی آفر ارسال کریں گے جن کے ساتھ لانے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو گا بلکہ ان تمام چیزوں کی خریداری میں بھی مدد دیں گے۔ اگر آپ جلد باہر جا رہے ہوں تو روانگی سے قبل خط لکھ کر تمام تفاصیل حاصل کریں۔
ہمارے پاس مندرجہ ذیل ایجنسیاں ہیں:-

G.E.C. ENGLISH GRINDING, CARRIER. TAPE RECORDERS, CAMERAS, KETTLES, COOKERS.

FAROOQS
۲-ای ۔ گلبرگ مارکیٹ ۔ لاہور ۔ فون نمبر ۸۰۸۴۸

توسیع و اشاعت الفضل کیلئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے توسیع و اشاعت الفضل کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو بعض دیگر مقامات کے علاوہ خصوصی طور پر مندرجہ ذیل مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے:-
سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ ۔ گجرات ۔ جہلم ۔ راولپنڈی ۔ واہ کینٹ ایبٹ آباد ۔ کیمل پور ۔ مردان اور پشاور۔
مکرم خواجہ صاحب موصوف توسیع و اشاعت الفضل کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کا فریضہ بھی سر انجام دیں گے متعلقہ جماعتوں کے امراء صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران اور نمائندگان الفضل سے مکمل تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔
(ناظر اصلاح و ارشاد ۔ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کا مختصر رپورٹ فارم

مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق دیہاتی مجالس کی سہولت کے لئے مختصر رپورٹ فارم شائع کر دیا گیا ہے ایسی دیہاتی مجالس جن کو موجودہ رپورٹ فارم پُر کرنے میں دقت پیش آتی ہو وہ یہ مختصر رپورٹ فارم دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ سے منگوا سکتے ہیں۔
ناظمین اضلاع کو اس سلسلہ میں ضرورت مند مجالس کی نشاندہی کرنی چاہیئے تاکہ ان کو بآسانی اور مختصر رپورٹ فارم بھجوا دیا جائے۔
(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

امانت فنڈ تحریک جدید

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:
" امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرنا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی "
(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ۔ (منیجر الفضل)

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت
جدید طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر شریف احمد پراچہ ڈینٹسٹ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

یکم اخاء تا ۷ر اخاء ۱۳۴۸ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۳ر اخاء کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے اسلام کے اقتصادی نظام کے متعلق سابقہ خطبات کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ گزشتہ خطبہ میں حضور نے اقتصادی منصوبوں کے سلسلہ میں اعداد و شمار اکٹھا کرنے اور ان اعداد و شمار کی روشنی میں فیصلے کرنے سے متعلق اسلامی تعلیم کے بعض پُرحکمت پہلوؤں کو بڑی عمدگی سے واضح فرمایا تھا۔ کل حضور نے [illegible] کے گیارھویں معنے کی رو سے منصوبہ بندی پر عمل درآمد کے نتیجہ میں دوسروں کو جزا اور بدلہ دینے سے متعلق قرآنی احکام پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ اقتصادی نظام کے اس پہلو میں بھی اللہ تعالےٰ نے جو احکام دیئے ہیں ان کا منتہائے مقصود یہی ہے کہ انسانی زندگی کے اس شعبہ میں بھی خدا تعالےٰ کی صفات کا مظہر بنے اور اس طرح مخلصین له الدین کا مصداق قرار پاسکے۔

۳۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور میں قیام فرما ہیں آپ کا پتہ "۱۴۱۔ سپنسر روڈ۔ لاہور چھاؤنی" ہے۔ آپ اپنے تازہ مکتوب میں رقم فرماتی ہیں:

"سب بہن بھائی میری بیٹی اور داماد ڈاکٹر مرزا مبشر احمد کی لندن سے بخیریت واپسی کی اور یہاں بچوں کے بھی بخیریت رہنے اور میری صحت کے لئے بھی دعا کریں۔ سخت ضعف ہو جاتا ہے۔ برابر تیسرے دن شدید سر درد ہوتا ہے اس وقت بھی درد کی حالت میں یہ خط لکھا ہے۔ میں بفضلہ تعالےٰ اپنے فرض سے غافل نہیں ہوں جن جن کے خطوط آتے ہیں جواب نہیں لکھ سکتی مگر ان کے لئے خصوصاً نیز سب جماعت کے لئے برابر التزام سے دعا کرتی ہوں۔ خدا تعالےٰ میری اس دردِ دل کی خدمت کو قبولیت کا شرف بخشے۔ اور توفیق دعا عطا فرماتا رہے۔ یہی خدمت کر سکتی ہوں اب تو کچھ بھی لکھا نہیں جاتا دعا کریں"۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین اللّٰھم آمین۔

۴۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو بتاریخ ۳ر ماہ تبوک ۱۳۴۸ہش مطابق ۳ر اکتوبر ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نواسی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرما کر دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرماتی۔ آمین۔

۵۔ مکرم رئیس التبلیغ صاحب انڈونیشیا کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری اور مکرم مولوی غلام یٰسین صاحب بخیریت انڈونیشیا پہنچ گئے ہیں۔ ہر دو مجاہدین اسلام ۲۴ر تبوک کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں وہاں خدمتِ اسلام کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے اور ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

۶۔ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۱ر اخاء ۱۳۴۸ہش (۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۹ء) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی اس اجلاس میں شمولیت فرمائیں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہے:

(۱) محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ۔۔۔ الہام "انی احافظ کل من فی الدار"
(۲) محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ۔۔۔ "حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے کارنامے"
(۳) محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ۔۔۔ تصوف اور اس کی تعریف۔

احباب بکثرت شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

چندہ سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے انعقاد میں چند دن باقی ہیں۔ اجتماع کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ جن کے لئے لازماً خرچ بھی کرنا پڑے گا۔ ابھی تک بہت سی مجالس ایسی ہیں جن کی طرف سے سو فیصدی چندہ سالانہ اجتماع وصول نہیں ہوا۔ عہدہ داران سرگرم کوشش کر کے اس کمی کو پورا کر دیں۔ اور وصول شدہ رقوم مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

شاہ حسین کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش ناکام بنادی گئی

سازش "التقویہ لبریشن پارٹی" نے تیار کی تھی۔ (اردن کی وزارت داخلہ کا اعلان)

عمان ۷ر اکتوبر۔ اردن کی خفیہ پولیس نے شاہ حسین کی حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک سازش ناکام بنادی ہے۔ اس سلسلے میں متعدد افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ تاہم ان کے نام صیغہ راز میں رکھے جا رہے ہیں۔ سازش کی تفصیلات کا بھی اعلان نہیں کیا گیا۔

بی بی سی لندن نے عمان ریڈیو کے حوالے سے بتایا ہے کہ شاہ حسین کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کا علم گزشتہ جمعہ کے روز ہوا تھا۔ جس کے بعد پولیس حرکت میں آگئی اور بعض ملزموں کو گرفتار کر لیا۔ وزارت داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ یہ سازش التقویہ لبریشن پارٹی نے تیار کی تھی۔ وزارت داخلہ کے اعلان میں سازش کی تفصیلات نہیں بتائی گئیں۔

آزاد کشمیر کے صدر خان عبد الحمید خان مستعفی ہوگئے

راولپنڈی ۷ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت آزاد کشمیر کے صدر جسٹس عبد الحمید نے استعفیٰ دے دیا ہے توقع ہے کہ ۱۸ر اکتوبر کو مظفر آباد میں ان کے جانشین اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔ جسٹس عبد الحمید کی جگہ نئے صدر کے تقرر کے سلسلے میں جو نام لئے جا رہے ہیں ان میں میرپور کے مسٹر عبد الرحمٰن قریشی کا نام سرفہرست ہے

باخبر حلقوں کے مطابق آزاد کشمیر میں عام انتخابات کے ذریعہ نمائندہ حکومت قائم کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں آزاد کشمیر کی سیاسی جماعتوں کی تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں اور اس بارے میں صلاح مشورے جاری ہیں۔ انتخابات کے ذریعہ نمائندہ حکومت سے قبل حکومت کی حیثیت نگران حکومت کی ہوگی۔ اور جسٹس عبد الحمید کے جانشین کا تقرر حکومت کے سربراہ کے طور پر ہوگا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴